مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ امان ۱۳۱۹ ہش - سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے سات بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت آج زکام اور پیچش کی وجہ سے ناساز رہی - اور شام کے وقت نقاہت کی بھی شکایت رہی - احباب حضور کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا کریں ۔۔

آج دوپہر کو ڈاکٹر حاجی خان صاحب آف کراچی نے اپنے مکان واقعہ محلہ دارالانوار میں اپنے بچوں کے عقیقہ کی تقریب پر بہت سے اصحاب کو دعوتِ طعام دی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شمولیت فرمائی -

مجلس خدام الاحمدیہ کے ماتحت کل ۲۸ - امان بروز جمعرات صبح نو بجے سے سٹار ہوزری ورکس کے سامنے والی سڑک پر جو عید گاہ کو جاتی ہے - وقارِ عمل کا ساتواں دن منایا جائے گا - احباب کو اس میں شامل ہونا چاہیئے ۔۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیعت کرکے امتیازی شان پیدا کرو

"ہماری جماعت کو چاہیئے - کہ کوئی امتیازی بات بھی دکھائے - اگر کوئی شخص بیعت کرکے جاتا ہے - اور کوئی امتیازی بات نہیں دکھاتا - اپنی بیوی کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتا ہے - جیسا پہلے تھا - اور اپنے عیال و اطفال سے پہلے کی طرح ہی پیش آتا ہے - تو یہ اچھی بات نہیں - اگر بیعت کے بعد بھی وہی بدخلقی اور بدسلوکی رہی - اور وہی حال رہا - جو پہلے تھا - تو پھر بیعت کرنے کا کیا فائدہ" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

"اعمال کی اصل رُوح تو معرفت الٰہی و اخلاص ہے یہ نہ ہو - تو یہ لفظی جھگڑے ہیچ ہیں - ہماری بعثت کی ایک بھاری غرض یہ بھی ہے - کہ ہم مسلمانوں کو عملاً مسلمان بنائیں" (بدر ۷ فروری ۱۹۰۸ء)

خداتعالےٰ کے رجسٹر میں نام لکھاؤ

"خدا نے صورت نہیں دیکھنی - اس نے دل دیکھنا ہے مگر لوگ تو ظاہر دیکھتے ہیں - اور جس شخص کا نام رجسٹر بیعت میں ہے - اسے جماعت میں خیال کرتے ہیں - وہ تو رجسٹر میں صرف نام دیکھیں گے - لیکن اگر خداتعالےٰ کے رجسٹر میں نام نہیں ہے - تو ہم کیا کر سکیں گے - خدا سے ترقی کا موقعہ خوب دیا ہے - نفس کو لگا دینے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کونسا وقت ہو سکتا ہے - اس وقت سے غافل نہ رہنا چاہیئے - اور محنت کرنی چاہیئے" (البدر ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

خدمتِ دین کرکے خدا کو راضی کرو

"اے مردانِ دین کوشش کرو - کہ یہ کوشش کا وقت ہے - اپنے دلوں کو دین کی ہمدردی کے لئے جوش میں لاؤ - کہ یہی جوش دکھانے کے دن ہیں - اب تم خداتعالےٰ کو کسی اور عمل سے ایسا راضی نہیں کر سکتے - جیسا کہ دین کی ہمدردی سے - سو جاگو اور اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ - اور دین کی ہمدردی کے لئے وہ قدم اٹھاؤ - کہ فرشتے بھی آسمان پر جزاک اللہ کہیں - اس سے مت غمگین ہو - کہ لوگ تمہیں کافر کہتے ہیں - تم اپنا اسلام خداتعالےٰ کو دکھلاؤ - اور اپنے تئیں ایسا بناؤ کہ بس خدا ہی کے ہو جاؤ" (ضمیمہ آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۴)

دُنیا کے سامنے اپنا عملی نمونہ پیش کرو

"دیکھو زبانی وعظوں سے اتنا اثر نہیں ہوتا - جتنا اپنی حالت درست کرکے اپنے تئیں نمونہ بنانے سے - تم اپنی حالت کو ٹھیک کرو - اور ایسے ہو - کہ لوگ بے اختیار بول اٹھیں اب تم وہ نہیں رہے - جب یہ حالت ہو گی - تو ۔۔۔ کئی لوگ تمہارا مذہب قبول کرلیں گے" (الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

مختلف مقامات سے یوم التبلیغ کے متعلق رپورٹیں

نصرت آباد (سندھ)

مکرمی احمد الدین صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ یوم التبلیغ کو احباب جماعت کے آٹھ وفد مرتب کئے گئے تھے۔ اس لئے قریباً تمام دوست تبلیغ میں مشغول رہے۔ ہندوؤں سکھوں اور بھیلوں میگھواڑوں اور کولہیوں کو تبلیغ کی گئی۔ جن کی مجموعی تعداد چھ سو کے قریب ہوتی ہے۔ انفرادی تبلیغ کے علاوہ گورمکھی انگریزی۔ سندھی وغیرہ زبانوں میں ٹریکٹ بہ تعداد کثیر تقسیم کئے گئے۔

ججوکھی ضلع سیالکوٹ

چوہدری محمد شریف صاحب سکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یوم التبلیغ کو موضع چوبارہ میں جہاں ہندو آبادی کثرت سے ہے۔ ساٹھ آدمیوں میں تبلیغ کی گئی اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ مسٹر گیان چند جنرل سکرٹری لوک سبھا نے دیکھا ہمارا کرشن ہندی اپنے ممبران میں پڑھ کر سنایا جس کو بہت خوشی سے سن کر دلچسپی ظاہر کی اور ان کے ٹریکٹ کے مقابلہ پر ان کو ٹریکٹ فراہم کئے گئے۔

ادرحمہ

مولوی محمد الدین صاحب مبلغ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جماعت کے دوستوں کے وفود بنائے گئے۔ جن کو ادرحمہ کے سات سات میل کے حلقہ تک تبلیغ کے لئے روانہ کیا گیا سب نے ٹریکٹ تقسیم کئے اور زبانی بھی تبلیغ کی اور قریباً ۲۳ گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔

لکھاؤٹی ضلع بلند شہر

محمد مطیع اللہ صاحب قریشی تحریر فرماتے ہیں۔ اگریکلچر کالج جو جاٹ قوم کا ہندوستان بھر میں ایک کالج ہے اس میں مولوی عبد المالک خان صاحب نے "کیا مذہب انسانی ترقی میں روک ہے" کے موضوع پر بڑی عمدگی سے تقریر کی جس میں کالج کا تمام سٹاف اور طلباء شریک تھے۔ کچھ سوالات بھی کئے گئے جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ ہزاروں کی تعداد میں ہندی ٹریکٹ تقسیم کیا گیا۔ کیونکہ یہاں اردو کم پڑھنے والے ہیں اور ہر سال یہاں ایک نمائش ہوتی ہے اس میں بھی پیغام حق بذریعہ ٹریکٹ پہنچایا جاتا ہے۔ لوگ بخوشی احمدیہ لٹریچر پڑھتے ہیں یہاں مسٹر عبد السمیع صاحب اور خاکسار صرف دو احمدی ہیں ہماری کامیابی کے لئے اور ترقی سلسلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۷ مارچ - کینیڈا کے عام انتخابات کے نتائج ابھی نہیں نکلے۔ لیکن اس وقت تک کے حالات بتاتے ہیں۔ کہ مسٹر میکنزی کنگ لیبرل لیڈر کو جیت ہو رہی ہے۔ وہ ۲۰۷ نشستیں حاصل کر چکے ہیں۔ اور ان کی مخالف پارٹی کو صرف ۲۷ نشستیں ملی ہیں کل نشستیں چونکہ ۲۴۵ ہیں اس لئے مسٹر میکنزی کی کامیابی میں کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ کئی سالوں کے بعد اس دفعہ کوئی عورت ممبر نہیں چنی گئی۔ آٹھ عورتیں ممبری کے لئے کھڑی ہوئی تھیں جو سب ہار گئیں۔ انتخاب کا اس وقت تک جو نتیجہ نکلا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کینیڈا نہایت زور شور کے ساتھ لڑائی جاری رکھنا ضروری سمجھتا ہے۔ نہ صرف انگلستان اور فرانس کی امداد کے لئے بلکہ اپنی آزادی قائم رکھنے کے لئے

لنڈن ۲۷ مارچ - پیرس والے روسی سفیر کو گورنمنٹ فرانس کے کہنے پر واپس بلا لیا گیا ہے۔ گورنمنٹ فرانس کو ایک تار پر اعتراض تھا جو روسی سفیر نے روس اور فن لینڈ کے سمجھوتہ کے وقت روس بھیجا تھا۔

دہلی ۲۷ مارچ - ہندوستان اور جاپان کے درمیان جو تجارتی بات چیت ہو رہی تھی۔ وہ مئی تک دوبارہ شروع نہیں ہو سکیگی

بمبئی ۲۷ مارچ - بمبئی کے کارخانہ داروں کی ایسوسی ایشن نے بتایا ہے کہ ہولی کی چھٹیوں کے بعد ۲۰ ہزار مزدور کام پر آ گئے ہیں۔ پانچ کارخانوں میں سارے مزدور۔ دس میں ۷۵ اور ۵۰ فیصدی کے درمیان اور ۹ میں ۲۵ فی صدی کام کر رہے ہیں۔ آج کچھ واردات ہوئیں۔ جن کی وجہ سے پولیس نے کئی ایک کو گرفتار کر لیا۔

الہ آباد ۲۷ مارچ - کل ہولی کے موقعہ پر فساد ہو گیا تھا۔ آج دوپہر تک امن رہا۔ لیکن تیسرے پہر ایک شخص پر اچانک حملہ کیا گیا۔ جو ہسپتال جا کر مر گیا بہت سے لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا اور پولیس شہر میں گشت کر رہی ہے۔

لنڈن ۲۷ مارچ - برطانیہ اور اٹلی کے درمیان جو تجارتی بات چیت بند ہو گئی تھی وہ اب پھر شروع ہونے والی ہے

پیرس ۲۷ مارچ - مغربی مورچہ پر پچھلے دنوں جو سرگرمی پیدا ہو گئی تھی وہ اب بند ہو گئی ہے۔ چنانچہ حکومت فرانس نے اپنے اعلان میں بتایا ہے کہ کل کوئی بات قابل ذکر نہیں ہوئی۔

امرتسر ۲۷ مارچ - گندم ڈیڑھ سے گندم اٹکی ہے چنے سیر پرانی باسمتی نئی باسمتی ۹ چاول مونجی لعمر دیسی کپاس ہے

لنڈن ۲۷ مارچ - برطانیہ کا ایک جنگی جہاز آرک رائل پانچ مہینے سمندری سفر کرنے کے بعد واپس انگلستان پہنچ گیا ہے۔ اس نے پچاس لاکھ مربع میل کا سفر کیا۔ پچھلے دنوں جرمنوں نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ اس کو ڈبو دیا گیا ہے اس جہاز پر ایک جرمن ڈبکنی کشتی نے حملہ کیا تھا۔ مگر کوئی نقصان نہ پہنچا سکی جرمنی سے آرک رائل کے ڈبو دینے کی خبر جب ہوائی ذریعہ سے پھیلائی جاتی تھی۔ تو اس جہاز کے جہازی اسے سن کر ہنستے تھے۔

لنڈن ۲۷ مارچ - ڈنمارک کے وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ اس وقت تک ڈنمارک کے ۲۰ جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔ چونکہ آج کل تجارتی جہاز سفر نہیں کر سکتے اس لئے مالی مشکلات پیدا ہو رہی ہیں جن کی وجہ سے محصول بڑھانے پڑیں گے۔

دہلی ۲۷ مارچ - آج سنٹرل اسمبلی میں سمندر پار رہنے والے ہندوستانیوں کے متعلق ایک تجویز پیش کی گئی۔ جسے گورنمنٹ نے منظور کر لیا۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ برٹش کامن ویلتھ میں رہنے والے ہندوستانیوں پر جو پابندیاں لگی ہوئی ہیں۔ ان کو دور کیا جائے اس سلسلہ میں سیلون برما اور جنوبی افریقہ کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ وہاں ہندوستانیوں کے ساتھ بہت برا سلوک کیا جاتا ہے۔

کراچی ۲۷ مارچ - سندھ کے وزیر اعظم بندے علی خان صاحب نے کانگرس کے پریذیڈنٹ مولانا ابو الکلام آزاد اور دوسرے لیڈروں کو تار بھیجا ہے جس میں اپنی پارٹی کی پالیسی کو کھول کر بتایا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ان کی پالیسی مسلم لیگ کی پالیسی نہیں ہے۔ بلکہ ان کی وزارت کا مقصد یہ ہے کہ قومی ایکا پیدا کیا جائے اور ہندو مسلم تعلقات سدھارے جائیں۔

کلکتہ ۲۷ مارچ - یہاں بھنگیوں کی ہڑتال جاری ہے۔ آج تیسرے پہر پولیس کو ایک مجمع پر گولی چلانی پڑی۔ جس سے چند ہڑتالی زخمی ہوئے۔ اور پانچ پولیس والوں کو بھی زخم آئے۔

لاہور ۲۷ مارچ - آج پنجاب اسمبلی میں ایک وزیر نے بیان کیا کہ شرح پیدائش میں پنجاب تمام ہندوستان کے صوبوں سے بازی لے گیا ہے اور شرح اموات میں چھٹے درجے پر ہے۔

لاہور ۲۷ مارچ - آج لاہور سٹیشن پر ۲۶ خاکسار گرفتار کئے گئے ۹ خاکساروں کو جو پشاور سے آ رہے تھے۔ راولپنڈی میں گرفتار کر لیا گیا۔

دہلی ۲۷ مارچ - ہندوستان میں کچھ صنعتیں گورنمنٹ کی سرپرستی میں جاری ہوئی ہیں جن کو جنگ کی وجہ سے جاری کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کاروباری لحاظ سے جنگ کے بعد بھی ان کو جاری رکھا جائے گا۔ اور گورنمنٹ کوشش کرے گی۔ کہ باہر کی صنعتوں کی وجہ سے انہیں نقصان نہ پہنچے۔

لکھنؤ ۲۶ مارچ - یو۔ پی کی کانگرسی حکومت نے پیشہ وروں کے متعلق ٹیکس کا جو بل منظور کیا تھا۔ ہز ایکسیلینسی گورنر یو پی نے اس کی منظوری نہیں دی

لنڈن ۲۶ مارچ - جرمنی میں "بلیک آؤٹ" کے دوران میں میونسپل کمیٹی کی ایک سڑک کا انجن حال ہی میں چرا لیا گیا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مارشل گورنگ کا اخبار لکھتا ہے کہ آج جرمنی میں کوئی چیز محفوظ نہیں ہے۔

اندور ۲۶ مارچ - مہاراجہ اندور نے آئینی اصلاحات کمیٹی کی رپورٹ کو کسی قدر ترمیم کے ساتھ منظور کر کے اعلان کر دیا ہے۔ آئندہ کونسل کے ممبروں کی تعداد ۵۰ ہوگی جن میں سے ۳۰ بذریعہ انتخاب اور ۲۰ بذریعہ نامزدگی مقرر کئے جائیں گے مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخاب کا اصول برتا جائے گا۔ یہ آئین چند سال تک نافذ رہے گا۔

امرتسر ۲۶ مارچ - ضلع کانگرس کمیٹی ۶ سے ۱۳ اپریل تک قومی ہفتہ منانے کے سلسلہ میں جلیانوالہ باغ کے واقعہ کی یادگار کے لئے ایک میلہ اور کانفرنس منعقد کر رہی ہے۔ جس میں شرکت کے لئے گاندھی جی۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ مولانا آزاد اور مسٹر بوس وغیرہ لیڈروں کو بھی دعوت نامے روانہ کئے گئے ہیں

ولنگٹن ۲۶ مارچ - مسٹر سیویج وزیر اعظم نیوزی لینڈ آج وفات پا گئے

احمدی نوجوانوں سے خطاب

شیطاں کی روندی ہوئی دُنیا کو مٹادو
آدم کے لئے ایک نئی اور بنادو

اٹھو میرے جانباز جگردار جوانو
طاغوت کے ہر قصر کی بنیاد ہلادو

میدان میں شیروں کی طرح نکلو گرج کر
آفاق کے ہر گوشے میں تم چھاؤنی چھادو

تم دُنیا میں شمشیر برہنہ ہو خدا کی
ہاں خاراشگافی کا ذرا رنگ دکھادو

ہنگامہ بپا کردو قیامت کا جہاں میں
سوئے ہوئے مُردوں کو مقابر سے جگادو

خورشید جہاں تاب اُفق میں ہوا روشن
دُنیا کی سسکتی ہوئی شمعوں کو بجھادو

ایمان کے بھپرے ہوئے طوفان کی رَو میں
سب کفر کی خاشاک کے انبار بہادو

ترٹواؤ غریبوں سے شہنشاہوں کا پندار
بازوں کے عساکر سے ممولوں کو لڑادو

ہاں نوح کے طوفاں کی طرح جوش میں آکر
باطل کا ہر اک نقش زمانے سے مٹادو

پھر نورِ نبوت کو فضاؤں میں بساؤ
آفاق کی بگڑی ہوئی تقدیر بنادو

ہو گرمی دیں جس سے ہر اک دل میں نمودار
تبلیغ کی وہ آگ زمانے میں لگادو

گردوں سے اُلجھنے لگے پھر اس کی تمنا
آدابِ جنونِ مسلم بیدل کو سکھادو

بھولا ہے اخوت کا سبق بزم جہاں کو
خونخوار درندوں کو پھر انساں بنادو

پستی میں بھٹکتے ہوئے انساں کو اٹھاکر
پھر صدرنشیں محفلِ ہستی کا بنادو

مشرق میں بپا ہو چکا ہنگامہ سحر کا
شانہ ذرا سوئی ہوئی دُنیا کا ہلادو

قطروں کا جگر قلزم و ذخار کو بخشو
ذروں کو جہانتابی کے انداز بتادو

آباد کرو اپنی جبینوں سے حرم کو
پھر شوق کے سوئے ہوئے سجدوں کو جگادو

ناموسِ محمدؐ کے لئے موت قبولو
ان زیست کے دو لمحوں کو جاوید بنادو

موہنہ کھول دو میخانۂ مہدی کے خموں کے
مے صلح و محبت کی زمانے میں لٹادو

تسنیم جوانی کا زمانہ ہے غنیمت
اس عمر میں کچھ کر کے مری جان دکھادو

خاکسار ... اللہ بخش تسنیم از گوجرانوالہ

اعلان تعطیل

چونکہ ۲۸ امان کو یوم عمل میں شمولیت کی وجہ سے تمام مقامی اداروں میں تعطیل رہیگی اس لئے ۳۰ امان کا الفضل شائع نہ ہوگا ؛ (مینجر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "پیغام صلح" کا اثر ایک معزز غیر مسلم پر

پی۔ بی۔ سنگھ صاحب لاہور سے مہتمم صاحب نشر و اشاعت کو لکھتے ہیں:۔
میں آپ کی نوازش کا بے حد ممنون ہوں۔ میں نے آپ کا مرسلہ لٹریچر بہت سا پڑھ لیا ہے۔ کتاب "پیغام صلح" نے مجھ پر حیرت انگیز اثر کیا ہے۔ میں اسلام کو ایسا اچھا مذہب خیال نہیں کرتا تھا۔ اسلام کے متعلق مسلمانوں کا جو تھوڑا بہت لٹریچر میں نے مطالعہ کیا اس سے بھی مجھ پر یہی اثر ہوا تھا۔ کہ اسلام جارحانہ مذہب ہے میں اسے کبھی رواداری کا مذہب نہیں سمجھتا تھا۔ جیسا کہ اب سمجھنے لگا ہوں۔
ہاں میں ایک بات جاننا چاہتا ہوں۔ "پیغام صلح" میں مرزا صاحب نے ہندو مسلم اتحاد پر بہت زور دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ہمیں ایک قوم بن جانا چاہیئے۔ مگر میں نہایت افسوس کے ساتھ مشاہدہ کر رہا ہوں۔ کہ آج مسلمانوں کے لیڈر جن میں مسٹر جناح بھی شامل ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہندو اور مسلمان دو علیحدہ علیحدہ قومیں ہیں۔ اور وہ کبھی ایک قوم نہیں بن سکتے۔ یہ کیا بات ہے۔ کیا وہ مسلمان نہیں ہیں۔ کیا انہوں نے اسلام کی تعلیم حاصل نہیں کی۔ اور کیا وہ حضرت مرزا صاحب کی تحریروں سے ناواقف ہیں۔ میں بہت ممنون ہوں گا۔ اگر آپ "پیغام صلح" کا ایک ایک نسخہ تمام مسلم لیڈروں کو بھیجدیں۔ کیا ہی خوشگوار نظارہ ہو۔ اگر ہندوستانی اس کتاب کے عین مطابق بن جائیں۔ میں علاً مذہبی آدمی ہوں۔ آپ کے لٹریچر نے مجھے بہت مدد دی ہے مگر بہت زیادہ نہیں گاندھی جی کی طرح میرا بھی خیال ہے۔ کہ مختلف مذاہب خدا تک پہنچنے کے مختلف راستے ہیں۔ اور اسلام کے رستہ کا پتہ لگانے کے لئے میں نے آپ کو تکلیف دی تھی۔ مگر آپ کا مرسلہ لٹریچر میری تشنگی کو فرو کرنے کا موجب نہیں ہو سکا۔ اس لئے میں بہت ممنون ہوں گا۔ اگر آپ مجھے قرآن کریم کا ترجمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائف کے متعلق کوئی کتاب ارسال کریں؛

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک غیر احمدی کا رؤیا

ذیل میں ایک غیر احمدی وکیل منشی مبارک علی صاحب مرحوم کا ایک خواب لکھتا ہوں جو میرے پاس کرم منشی ظفر احمد صاحب نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے اور نہایت مخلص صحابی ہیں اور جن کا نام ۳۱۳ میں ہے چند روز ہوئے ملت کے ساتھ بیان کیا تھا۔ چونکہ منشی مبارک علی صاحب وکیل کپورتھلہ کی نشست برخاست کرم منشی ظفر احمد صاحب کے ساتھ تھی۔ اور مذہبی گفتگو آپس میں ہوتی رہتی تھی۔ اس لئے ایک مرتبہ منشی صاحب نے منشی مبارک علی صاحب مرحوم سے کہا کہ بجائے بحث و مباحثہ میں پڑنے کے آپ اللہ تعالیٰ سے دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچا ہونے کے متعلق دعا کریں۔ چنانچہ منشی مبارک علی صاحب نے مذکورہ بالا ذکر کے چند روز بعد منشی صاحب کے پاس مندرجہ ذیل الفاظ میں اپنا خواب بیان کیا۔ میں نے خواب میں ایک وسیع باغ دیکھا جس کے اندر عظیم الشان محل کی قسم کا بہت بڑا مکان ہے۔ جس کے باہر بڑا خوبصورت پھاٹک لگا ہوا ہے اور وہ مقفل ہے۔ میں نے اس باغ میں خوبصورت مکان دیکھ کر ایک شخص سے جو وہاں پر بطور دربان کھڑا تھا دریافت کیا۔ کہ یہ کیسا مکان ہے۔ تو دربان نے جواب دیا کہ یہ بہشت ہے۔ اتنی بات سن کر میں نے دربان سے خواہش ظاہر کی۔ کہ مجھ کو پھاٹک کھول کر اندر سے بہشت دکھادو جس پر اس دربان نے جواب دیا۔ کہ اس میں داخل ہونا مشکل ہے کیونکہ یہ مقفل ہے۔ اور میرے پاس اس کی چابی نہیں ہے۔ جس پر میں نے دریافت کیا۔ کہ چابی کس کے پاس ہے تو اس نے جواب دیا کہ اس کی چابی مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس ہے یہ خواب دیکھنے کے بعد ... منشی مبارک علی صاحب نہایت متاثر ہوئے مگر خدا کی شان کہ وہ سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے کی سعادت سے محروم رہے؛

[illegible]

کوشش کرو کہ جتنا ہم زمین میں پھیلیں اس سے زیادہ آسمان میں پھیلیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲۔امان ۱۳۱۹ہش

فرمایا:۔

دُنیا میں جتنی بڑائیاں ہیں۔ وُہ سب کی سب نہایت چھوٹے بیجوں سے پیدا ہوئی ہیں۔ آم کے کتنے بڑے بڑے درخت کتنی چھوٹی چھوٹی گٹھلیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ بیری کے درخت کتنی چھوٹی گٹھلیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ یوکلپٹس کے درخت کتنے چھوٹے پودوں سے پیدا ہوتے ہیں بڑ کے درخت کے بیج کا دانہ کتنا چھوٹا ہوتا ہے۔ یہی حالت انسانوں میں بھی ہے۔ مگر بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جو

بڑے ہو کر چھوٹے ہونے کی حالت

کو بھول جاتے ہیں۔ عام طور پر بڑے آدمی چھوٹوں کو دیکھ کر نہایت حقارت سے کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ لوگ کیسے نادان ہیں۔ مگر ان کو یاد نہیں رہتا۔ کہ وُہ خود کبھی ان جیسے ہی۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ نادان تھے۔ ایک ترقی کے اعلےٰ مقام پر پہونچا ہوا انسان اپنے ماتحت کو جو ترقی کے لئے قربانی کر رہا ہوتا ہے۔ اور

ترقی کے ابتدائی زینوں پر

قدم مار رہا ہوتا ہے۔ کیسی حقارت سے کہہ دیتا ہے۔ کہ وُہ کتنا چھوٹا آدمی ہے۔ اور اسے یاد نہیں رہتا۔ کہ کبھی وُہ اس سے بھی نیچے تھا۔ اور اسے کیا معلوم ہے۔ کہ اس کا وُہ ماتحت ترقی کرتے کرتے اس سے بھی آگے نہیں نکل جائے گا۔ جب محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دُنیا کے پاس

صداقت کا پیغام

لے کر آئے۔ جب عرب کے ایک شریف خاندان مگر دُنیوی حیثیت کے لحاظ سے نہایت ہی غریب خاندان کے ایک نوجوان نے جس کے ماں باپ بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ اور جس نے اپنے چچا کے گھر میں پرورش پائی تھی۔ یہ اعلان کیا۔ کہ مجھے

خدا تعالےٰ نے نبی بنا کر بھیجا ہے

اور نبی بھی وُہ جو سب نبیوں کا سردار ہے۔ تو یہود نے اس وقت اسے کتنی حقارت کی نظر سے دیکھا۔ اور کہا۔ کہ بھلا یہ مُوسےٰ کی خوبیوں تک پہنچ سکتا ہے؟ عیسائیوں نے بھی اسے حقارت سے دیکھا۔ اور کہا۔ کہ یہ عیسےٰ کا سردار کس طرح ہو سکتا ہے۔ یہی حال دوسری قوموں کا بھی تھا۔ انہوں نے بھی اسے حقارت کی نظر سے دیکھا۔ اور یہی خیال کیا کہ یہ ابراہیم۔ اسماعیل۔ موسیٰ اور عیسےٰ (علیہم السلام) کا سردار کیسے ہو سکتا ہے وُہ ایک طرف ان نبیوں کے اس زمانہ کے بلند مرتبہ کو دیکھتے۔ اور دوسری طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کس مپرسی کو۔ لیکن یہ خیال نہ کرتے تھے۔ کہ موسےٰ موسےٰ بننے سے قبل کیا حیثیت رکھتا تھا کیا موسےٰ ابتدا میں اپنی قوم کے مظالم سے تنگ آ کر بھاگا نہ تھا۔ کیا اسے ابتدائی ایام میں فرعون کی روٹیوں پر بسر کرنی پڑی تھی۔ کیا عیسیٰ ایک بڑھئی کا نہ تھا۔ جسے شاید بچپن میں لوگوں کی پیڑھیاں اور چارپائیاں ٹھونکنی پڑی ہوں۔ پھر کیا ابراہیم ایک ایسے تاجر کا بیٹا نہ تھا۔ جو بُت بیچا کرتا تھا۔ وُہ ان

سب نبیوں کی ابتدائی حالت

کو بھول جاتے تھے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس گھڑی کو دیکھتے تھے جب وُہ ایک یتیم کی حیثیت میں اپنے چچا کے گھر میں پلتے تھے۔ وُہ عیسےٰ کی تو دعوےٰ سے پانچ سَو سال بعد کی حالت کو دیکھتے تھے۔ مگر محمد رسُول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے سال کو۔ وُہ موسےٰ اور ابراہیم کی پیدائش کے زمانہ کو بھول کر ان کی جوانی کو دیکھتے تھے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کو۔ اور وُہ یہ خیال نہیں کرتے تھے۔ کہ بچپن اور جوانی میں کتنا فرق ہے۔ ایک بچہ خواہ وُہ رستم دیار ہی کیوں نہ ہونے والا ہو۔ ایک جوان کو ڑھی سے بہرحال کمزور ہوتا ہے۔ کیونکہ ابھی وُہ بچہ ہوتا ہے۔ اور اس کی طاقت کا زمانہ ابھی شروع نہیں ہوا ہوتا۔ تو مکہ کے لوگ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی حالت

سے اس وقت اندازہ کر رہے تھے۔ اس لئے ان کو آپ کمزور نظر آتے تھے۔ لیکن آج اگر مکہ کے ان لوگوں کو واپس دنیا میں آنے کا موقعہ ملے۔ اور ان یہودیوں کو دُنیا میں لایا جائے۔ تو وہ یہ دیکھ کر حیران ہوں گے۔ کہ محمد رسُول اللہ علیہ وسلم کو اتنی قبولیت حاصل کس طرح ہو گئی۔ ابتدائی حالت میں مسلمانوں کی طاقت ہی کیا تھی۔ اس وقت صرف اڑھائی مسلمان ہی تھے۔ یعنی ابوبکر خدیجہ اور علی جو صرف گیارہ سال عمر کے تھے۔ حضرت خدیجہ ایک عورت تھیں۔ اور عورت نصف مرد کے برابر سمجھی جاتی ہے۔ اس طرح کل اڑھائی ہُوئے اس وقت جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہونگے۔ کہ ہم مسلمانوں کی جماعت

دُنیا پر غالب

آجائیگی۔ تو ان کی مراد انہی اڑھائی مسلمانوں سے تھی۔ یعنی حضرت ابوبکر ایک جوان آدمی۔ حضرت علی گیارہ سال کا بچہ اور خدیجہ ایک عورت۔ اور ان اڑھائی مومنوں کی اس بات کو سنکر یہودی جو اس وقت تمام دُنیا کی تجارت پر قابض تھے۔ دمشق میں بھی ان کی تجارت تھی۔ مصر۔ فلسطین اور ایران کی تجارت پر بھی وہی قابض تھے۔ تمام بادشاہوں کے دربار میں ان کو عزت حاصل تھی۔ جوہری بھی یہودی تھے۔ اور کپڑے کے تاجر بھی وہی تھے۔ ہندوستان تک ان کی تجارت اور شہرت پھیلی ہوئی تھی۔ اس وقت ان کا ذلیل سے ذلیل آدمی بھی مسلمانوں کا یہ فقرہ سنکر مسکرا دیتا ہوگا۔ اور سمجھتا ہوگا۔ کہ ان کا دماغ خراب ہو چکا ہے۔ کہ یہ اپنے غلبہ کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور دُنیوی نقطہ نگاہ سے وُہ ایسا خیال کرنے میں بالکل حق بجانب تھے۔

کیونکہ کہاں اڑھائی کروڑ کے قریب وہ لوگ۔ جن کے قبضہ میں ساری دنیا کی تجارت تھی۔ اور کہاں یہ

اڑھائی مسلمان

اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہتے ہوں گے۔ کہ "ہم مسلمانوں کی جماعت" تو جس حقارت سے ایک عیسائی یا ایک یہودی اس پر مسکراتا ہوگا۔ اس کا اندازہ ہم ہی کر سکتے ہیں دوسرے نہیں کر سکتے۔ اسی طرح قریش کے لوگ بھی ان مسلمانوں سے رتبہ میں بہت بڑے تھے مسلمانوں کی اس وقت حیثیت ہی کیا تھی۔ حضرت علی بچہ تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر میں رہتے تھے۔ آپ نے چونکہ پہلے ان کے گھر میں پرورش پائی تھی۔ اس لئے حضرت علی کو اپنے ہاں رکھ لیا تھا۔ کہ یہ میرے ہاں کھایا پیا کرے گا۔ حضرت ابوبکرؓ بے شک تاجر تھے۔ مگر ایسے تاجر کہ کپڑے کی گٹھڑیاں پیٹھ پر اٹھا کر دیہات میں جا کر بیچا کرتے تھے۔ گویا پھیری کرنے والے تاجر تھے۔ آپ کے پاس چند ہزار روپیہ ضرور تھا۔ مگر کوئی بڑے امیر نہ تھے۔ آپ کی ایک پھیری والے اچھے تاجر کی حیثیت تھی۔ اور بعض پھیری کرنے والے بھی متمول ہوتے ہیں۔ آپ خود کپڑا اٹھا کر بیچنے جایا کرتے تھے۔ یا ایک دو غلام رکھے ہوئے تھے انہیں اٹھوا کر لے جاتے تھے۔ اور ایسا تاجر اگر دس بارہ روپیہ بھی روز کماتا تو زیادہ سے زیادہ تین چار سو روپیہ ماہوار کی آمد تھی۔ اور اس حیثیت میں وہ عرب کے رؤساء کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ پس جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہتے ہوں گے۔ کہ ہم مسلمان تو یہ لوگ کس حقارت سے کہتے ہوں گے کہ یہ لوگ بھی اپنے آپ کو ہم کہتے ہیں لیکن آج اگر قریش کے ان سرداروں بلکہ بادشاہوں کو بھی کوئی لا کر کھڑا کر دے۔ کہ وہی اڑھائی مسلمان آج دنیا میں چالیس کروڑ ہو گئے ہیں۔ تو وہ کبھی یہ بات ماننے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ ابوجہل اگر آج زندہ ہو جائے۔ اور خانہ کعبہ میں قسم اٹھا کر بھی اسے بتایا جائے۔ کہ یہ لوگ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے ماننے والے ہیں۔ اور دنیا میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں مسلمان آباد نہ ہوں۔ ہندوستان میں بھی ہیں ایران میں بھی اور مغربی افریقہ کے ساحل کے ساتھ ساتھ بھی پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ تو وہ یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ مسلمان آج گو کتنے خراب کیوں نہ ہوں۔ اس میں کیا شک ہے کہ وہ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت

ضرور کرتے ہیں۔ اور آپ کے عشق کا دعوے رکھتے ہیں ان لوگوں کو لا کر آج ہر جگہ پھراتے جاؤ تو وہ اسے خواب سمجھیں گے یا جنون۔ اور کبھی یہ نہیں مانیں گے۔ کہ یہ اسی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے غلام ہیں جو ایسی کمزور حالت میں تھے۔ اور اگر ان کو عتبہ۔ شیبہ۔ ابوجہل اور قریش کے بڑے بڑے کفار کے خاندانوں میں لے جایا جائے۔ اور وہ دیکھیں کہ کس طرح آج ان کی اولادیں اسلام پر کاربند ہیں۔ تو ان کا دماغ پریشان ہو جائے۔ کہ یہ کیا دیکھ رہے ہیں۔ ان لوگوں نے کس طرح اسلام کی مخالفت میں اپنی عمریں گنوا دیں۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ آج ان کی اولادیں نہ صرف محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بلکہ آپ کے غلاموں کی خدمت پر فخر کرتی ہیں۔

پھر دوسرے نقطۂ نگاہ سے دیکھو کہ ایک زمانہ میں

جب عیسائی خدا تعالےٰ سے سچی محبت کرتے تھے

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سچے دل سے اطاعت کرتے تھے۔ اور دین کی خدمت میں تکالیف برداشت کرتے تھے۔ اس وقت آسمان پر ان کی کتنی عزت تھی۔ مگر آج گو ان کی حکومت تو بڑی وسیع ہے مگر آسمان پر ان کے لئے سوائے ملامت کے اور کچھ نہیں۔ اسی طرح یہود نے جو حضرت موسےٰ کی امت ہیں۔ دنیوی لحاظ سے بہت ترقی کی۔ کروڑوں روپیہ کمایا۔ اور اقتصادی دنیا میں بے حد اہمیت حاصل کر لی۔ حتیٰ کہ دنیا میں کوئی جنگ یا صلح اس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک حضرت موسےٰ کے نام لیواؤں کی انگلی بھی اس پر نہ رکھی ہوئی ہو۔ مگر

آسمان پر ان کے لئے کوئی جگہ نہیں

بلکہ فرشتے اس جگہ کو صاف کرتے ہیں جہاں موسائیوں کی ہوا بھی پہونچ جائے۔ اور اس میدان میں ان کی ترقی کو دیکھ کر جب ان کے تنزل پر نگاہ ڈالی جائے۔ تو دل کانپ اٹھتا ہے یہی حال مسلمانوں کا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ آج اگر ابوجہل اور کفار مکہ کے دوسرے سرداروں کو لا کر

مسلمانوں کی ترقی

دکھائی جائے۔ تو وہ حیرت زدہ ہو جائیں اسی طرح اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ دیکھیں۔ کہ یہ میری امت ہے۔ تو آپ کبھی یہ ماننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کیونکہ نقشہ ہی بدل چکا ہے ان میں نہ وہ اخلاق ہیں۔ اور نہ روحانیت جو آپ اپنی امت میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ ان کے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت بالکل مفقود ہے۔ وہ تقدس نہیں علم نہیں۔ دیانت نہیں۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا کرنا چاہتے تھے۔

اسی طرح

آج ہماری جماعت

بھی بہت ادنےٰ حالت سے ترقی کر رہی ہے۔ دنیا آج ہماری طرف دیکھ کر حقارت سے مسکراتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کہ ان لوگوں کی بساط ہی کیا ہے۔ جو ہمارا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے اپنے کانوں سے یہ الفاظ سنے ہیں۔ کہ یہ لوگ بھی اپنے آپ کو اقلیت سمجھتے ہیں بھلا یہ بھی کوئی اقلیت ہیں۔ مگر یہ کہنے والوں کی مثال وہی ہے۔ جو مکہ والوں کی تھی۔ اور عیسائیوں اور یہودیوں کی تھی وہ حضرت موسےٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی جوانی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بچپن کا مقابلہ کرتے تھے ان کی یہ بات سن کر مجھے

اپنے ایک چھوٹے بچہ کی مثال

یاد آ جاتی ہے۔ اس کا رنگ کچھ سیاہ ہے۔ اور اس کے چھوٹے بھائی کا گورا۔ اور جب اسے کہا جائے۔ کہ اس کا بھائی گورا اور وہ کالا ہے۔ تو وہ اپنا ہاتھ اور اپنے بھائی کے بال دکھا کر کہتا ہے۔ کہ دیکھو میں کتنا گورا ہوں۔ اور وہ سیاہ ہے۔ ہر شخص اس بچے کی بات پر ہنس دے گا۔ مگر کیا وہ لوگ ہنسی کے قابل نہیں ہیں۔ جو محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے بچپن کا حضرت موسےٰ علیہ السلام کی جوانی سے مقابلہ کرتے ہیں۔ یہی حال ہمارے مخالفوں کا ہے۔ جو ہماری کمزوری پر ہنستے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ ہماری مثال ابھی چھوٹے بچہ کی ہے۔ اور ہم نے ترقی کرنی ہے۔

ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے ضرور ترقی کریں گے

اور جب جوانی کو پہونچیں گے۔ تو ہمارے اس بچپن کو دیکھنے والوں کو یہ یقین ہی نہیں آئے گا۔ کہ یہ وہی جماعت ہے مگر ہماری جماعت کو یہ سبق کبھی نہیں بھلانا چاہیئے۔ کہ قومیں جب تعداد میں بڑھتی ہیں تو اخلاق میں گرنے لگتی ہیں۔ وہ جب زمین میں پھیلتی ہیں۔ تو آسمان پر سکڑنے لگتی ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس سے زیادہ بدنصیب کوئی نہیں ہو سکتا جو زمین میں پھیلتا مگر آسمان میں سکڑتا ہے۔ آج ہم تھوڑے کے تھوڑے جمع ہوئے ہیں۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہم جتنا زمین میں پھیلیں۔ اس سے زیادہ آسمان میں پھیلتے جائیں اور ہمارا خدا ہم سے خوش ہو۔

سوالات کے جوابات

پچاس ہزار سال مدّت اور عذابِ جہنم کا فلسفہ

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

فطرتِ انسان میں محبتِ الٰہی کی آگ

قرآن کریم میں انسانی زندگی کا اصل مقصد حسبِ ارشاد وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون خدا تعالےٰ کی معرفت اور اطاعت قرار دیا گیا ہے اور پھر انسان کی فطرت میں اسی اصلی مقصد کے حصول کے لئے عشق اور محبت الٰہی کا جوہر بھی رکھا ہے۔ جو صحیح تربیت اور نشوونما سے سیدھا خدا تعالےٰ کی طرف کھینچتا چلا جاتا ہے۔ لیکن اگر بُری تربیت اور نشوونما سے مجوبانہ حالات پیدا ہو جائیں۔ تو پھر یہ عشق الٰہی کا مادہ فساد اور بگاڑ پیدا ہو جانے سے اس کو حرص دُنیا کی شکل میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اور جس طرح عشق الٰہی حسب مقولہ العشق نار یحرق ما سوی المحبوب ایک آتش ہوتی ہے۔ جو خدا کے محبوب کے سوا دوسرے سب قسم کے خیالات اور جذبات کو جلا ڈالتی ہے۔ اسی طرح حرص دُنیا ہی ایک آگ ہوتی ہے جو بجائے خدا تعالےٰ کے جہنم کی طرف کھینچتی ہے۔ اور خدا کے سوا دوسری چیزوں کے متعلق نفسانی لذات کو اپنا مقصد بنانا چاہتی ہے۔ لیکن چونکہ غیر اللہ کو مقصد بنا کر دُوسری اشیاء کے ذریعے لذات کو حاصل کرنا اصل مقصد سے محرومی اور مغالطہ کی راہ ہے جس سے حقیقی راحت اور لذت اور حقیقی اطمینان اور تسلی کبھی بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے قرآن کریم میں فرمایا۔ کہ یوم نقول لجہنم ھل امتلأت فتقول ھل من مزید (سورۃ ق) یعنی ہم جہنم یعنی دوزخ سے کہیں گے۔ کہ ابھی بھری ہے۔ کہ نہیں۔ تو وہ کہے گی۔ ابھی اور چاہیئے۔ حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فیضع اللہ فیھا قدمہ فتقول قط قط۔ یعنی تب خدا تعالےٰ اپنا قدم اس میں رکھے گا۔ اس وقت دوزخ کہے گی۔ بس اب بھر گئی۔ بس اب بھر گئی گو اس حدیث کے اور بھی کئی طرح کے مطالب اور معانی ہو سکتے ہیں۔ لیکن روحانی حقائق کے لحاظ سے ایک مطلب اس کا یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ چونکہ انسانی فطرت جس مقصد کے لئے بنائی گئی ہے۔ جب تک وُہ جزا سے حاصل نہ ہو حقیقی اطمینان اس کے لئے ناممکن ہے جس طرح ایک جنگل میں اگر کوئی شخص سمت پیاس سے پانی کا طالب ہے۔ تو اب بجائے ٹھنڈے پانی کے اگر کوئی اُسے جواہرات اور روپوں اور پونڈوں کی تھیلیاں بھی پیش کرے تو ان چیزوں سے اس کی پیاس دُور نہیں ہو سکیگی۔ اسی طرح انسانی فطرت کی پیاس کے لئے اصل آبِ حیات جو اس کی پیاس بجھانے کے لئے باعث اطمینان ہو سکتا ہے وُہ اللہ تعالےٰ کی معرفت اور اس کی محبت اور عشق ہی ہے۔ پس جب تک خدا اپنا قدم اس کی حرص کی دوزخ کے اندر نہ رکھے انسان کا نفس اور اس کی حرص کا جہنم قط قط سے محروم رہے گا۔ اور آیت لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین میں حرف من کو اگر ابتدائیہ قرار دیں۔ جس کے رو سے یہ معنے بن سکتے ہیں۔ کہ وُہ جہنم جو بڑے اور چھوٹے لوگوں کی بدکاریوں سے پیدا ہو گا۔ یعنی حرص کی آگ کا جہنم۔ اسے میں ہی بھروں گا۔ اور کوئی چیز اسے نہیں بھر سکتی۔ ہاں میں بھروں گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا۔ کہ خدا اپنے قدم سے بھرے گا۔ یعنی جب حرص خدا کی محبت اور خواہش سے بدل جائے گی۔ اور خدا ہی اصل مقصد ہو جائے گا تو پھر جہاں خدا کا قدم مبارک پڑے گا۔ وہاں نہ جہنم کی آگ ہو گی۔ نہ ہی اس کی تلخی اور عذاب۔ کیونکہ خدا کا قدم تو اپنے ساتھ جنت رکھتا ہے۔ اور دوزخی کو بہشتی بنانے والا ہے۔ انہی معنوں میں خدا تعالےٰ نے دوسری جگہ فرمایا۔ من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا۔ یعنی جو شخص خدا تعالےٰ کے ذکر سے منہ پھیر کر غیر سے اپنی تسلی کرنی چاہے۔ تو خدا کے سوا ہر ایک چیز اس کے لئے تنگ معیشت ہی ثابت ہو گی:۔

پس انسان خدا کو چھوڑ کر جن چیزوں کو تعلقاتِ محبت سے اپنا اصل مقصد قرار دیتے ہوئے مجوبانہ حالت کے ساتھ دُنیا سے رخصت ہوا۔ دوزخ ان لذات نفسانیہ کے حجابوں کو دُور کرنے کا ایک علاج مقرر کیا گیا ہے۔ اور دوزخ کے عذاب کی حرارت اور تلخی جہنمی انسان کے قلب سے اس آتش حرص کو نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ کے معنوں میں دل پر شعلہ زن ہوئی۔ بطور علاج بمثلہ دُور کرنے والی ہو گی۔ اور غذا اور دوا سے جس طرح غذا طوعی اور دلی رضا سے استعمال کی جاتی ہے۔ اور اس کا استعمال آسانی کے ساتھ لذت بخش بھی ہوتا ہے لیکن دوا کڑوی اور علالت طبع کی وجہ سے طوعاً نہیں۔ بلکہ کرہاً اور مجبوری کی وجہ سے استعمال میں لائی جاتی ہے۔ اسی طرح دُنیا میں قانون شریعت کی اطاعت سے جو اصلاح ہے۔ وُہ انسان کے اپنے اختیار پر چھوڑی جاتی ہے۔ یہ طوعی طریق کار اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی سے سزا سے جو اصلاح کی جاتی ہے۔ وُہ اکراہی صورت ہے۔ جیسا کہ دُنیا میں قانون حکومت بھی سیاسی نظام کے ماتحت سزا کے ذریعہ اصلاح کے لئے اکراہی صورت اختیار کرتی ہے۔ اور مجرم انسان جو اختیاری طور پر قانونِ حکومت کی اطاعت نہیں کرتا۔ پھر اُسے قانون کی اطاعت اضطراری اور اکراہی طور پر سکھائی جاتی ہے۔ اور غرض حکومت کے قانون کا ادب اور احترام اور اس قانون کی موافقت کی مزاولت ہے:۔

جہنم کی سزا بھی بالکل اسی نہج پر ہے۔ اور جس طرح دوا کی مقدار اور اس کے عمل کا تعدد کہ کتنی دفعہ دن میں استعمال کی جائے۔ اور کتنے عرصہ تک استعمال ہو۔ یہ طبیب حاذق ہی اچھا سمجھتا ہے۔ اسی طرح مجرم کی سزا کی نوعیت اور اس کی مدت کو حکومت ہی بہتر سمجھتی ہے۔ اسی طرح جہنم کی سزا کی نوعیت اور مدت کا اندازہ بھی خدا تعالےٰ ہی اپنی حکمت اور مصلحت کے رُو سے بخوبی سمجھتا ہے:۔

مومنوں اور کافروں کی نسبت

ہاں پچاس ہزار سالہ مدت کی سزا جس کے لئے جہنم کا عذاب مقرر کیا گیا ہے۔ بلحاظ اس کے کہ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم کی آیت:۔ ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین وان یکن منکم مائۃ یغلبوا الفاً من الذین کفروا بانھم قوم لا یفقھون میں پیش فرمایا۔ صابر یعنی مومن اگر بیس کی تعداد میں بھی ہوں۔ تو وُہ دوصد کافروں پر۔ اور ایک سو ہوں۔ تو ہزار کافروں پر غالب آسکیں گے۔ اس لئے کہ کفار میں وُہ سمجھ نہیں۔ جو مسلمانوں کو حاصل ہے:۔

اس آیت میں خدا تعالےٰ اور اس کے دین کو قبول کرنے سے جو روح القدس اور دوسرے ملائکہ کے تعلق سے مومنوں کو ایک روشنی اور سمجھ عطا ہوتی ہے۔ اور دل میں یہ یقین راسخ ہوتا ہے۔ کہ وہ خرب اللہ کا فرد ہے۔ تو اس کا قلب روحانی شجاعتوں سے لبریز ہو جاتا ہے۔ جس طرح حکومت کا ایک سپاہی ہزاروں مجرموں کو محض حکومت کے رُعب کی وجہ سے اپنے آگے اس طرح چلاتا ہے۔ جس طرح ایک گڈریا بکریوں کے ریوڑ کو۔ اور کوئی چون وچرا نہیں کر سکتا۔

تو الفاظ آیت میں مومن اور کفار کے مقابلہ اور غلبہ مومن سے ہے ایک اور دس کی نسبت ظاہر فرمائی گئی ہے۔ اور اس صورت میں اگر مومن پانچ ہزار کی تعداد میں ہوں گے۔ تو وہ پچاس ہزار کفار پر غالب آنے والے ہوں گے۔ لیکن مومنوں کو ایسا غلبہ درحقیقت ملائکہ کی تائید سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ کو جنگ بدر میں ایک ہزار ملائکہ کی امداد اور جنگ احد میں تین ہزار ملائکہ کی اور جنگ احزاب میں پانچ ہزار ملائکہ کی امداد حاصل ہوئی اور آخر انہی ملائکہ کے ذریعہ کفار مکہ فتح مکہ کے موقعہ پر شکست اور ذلت پر ذلت حاصل کرتے ہوئے اپنی کفر کی منزلیں بھی ختم کرنے سے اسلام میں داخل ہو گئے۔ اور وہ کفار جن کی نسبت فرمایا تھا کہ ولقد ذرأنا لجھنم کثیراً من الجن والانس لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان لا یسمعون بھا اولئک کالانعام بل ھم اضل۔ ان الفاظ آیت میں کفار کو انعام یعنی حیوان اور اضل یعنی حیوانوں سے بھی بدتر قرار دیا۔ اور آیت ثم قست قلوبکم من بعد ذالک فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ میں کفار کے بگڑے ہوئے قلوب کو پتھر بلکہ پتھروں سے بھی بہت سخت قرار دیا۔ اور قل کونوا حجارۃ او حدیدا میں پتھروں سے بڑھ کر بہت سخت ہونے میں لوہے سے تشبیہ دی۔ اور لوہا آگ سے گرم ہو کر پانی کی طرح سیال بنتا ہے۔ اور پانی میں حیات کا مادہ ہے۔ جیسا کہ وجعلنا من الماء کل شیء حی سے ظاہر ہے۔ پس وہ کفار جن کے بگڑے ہوئے قلوب لوہے کی طرح سخت ہوں گے جہنم کی آگ کے ذریعہ وہ فرشتے جو آگ کے عنصر سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہیں نرم پانی کی طرح کریں گے۔ تا ان میں مادۂ حیات پیدا ہو سکے۔ اور لوہا چونکہ جمادی حالتوں میں سب سے سخت ترین حالت رکھنے والا ہے۔ اس لئے وہ عذاب کی تلخی اور شدت اپنے اثرات سے جمادی حالت سے نباتی اور نباتی سے حیوانی اور حیوانی سے انسانی حالات میں درجہ بدرجہ کفار کو تبدیل کرنے والی ہوگی۔ بہت ممکن ہے جو مدت ابدیت کے لحاظ سے غیر متناہی ہو۔ اس کے بالمقابل پچاس ہزار سال کی محدود مدت ملائکہ اور کفار کے تناسب کے لحاظ سے ہو کیونکہ پانچ ہزار سال اور پچاس ہزار سالہ کی مدت کا تناسب مومنوں اور کافروں کی تعداد کے تناسب سے لیا گیا ہے۔ جو ایک اور دس کے لحاظ سے بیان کیا گیا۔ جو دراصل ملائکہ کی نسبت سے تعلق رکھتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانا کہ الناس کمعادن الذھب والفضۃ الخ اس سے بوجہ تناسب جزو بدن بننے کی قابلیت کا اظہار ہے جیسے جگر میں جب خون کی تلفت تولید ہوتی ہے تو خصوصیت سے کلس حدید سے یہ عارضہ رفع ہو جاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابعد جمادات کو بھی جزو بدن انسانی بننے سے تعلق ہے۔ اور ہر دور مراتب کو نیز بلحاظ رفع مدارج ہر چیز کو روحانیت کے علوم کی طرف کھینچتا ہے۔ اور ہر چیز کا عروج اور نزول تعاون کے معنوں میں متحقق ہو رہا ہے۔ اور سلسلہ لطافت و کثافت جسم اور روح کے تعلق اتصال کی طرح کیفیات مؤثرہ ومتاثرہ پر اشتمال رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ ہر اک دائرہ خلق اپنے لئے ادوار جدیدہ میں دنیا کو ایک منظم ترتیب میں قائم کئے ہوئے ہے ہزار سال کا دور اور طرح کے تجددات پر اور سات ہزار سال کا دور اور طرح کے تجددات پر مشتمل ہے اور حضرت مسیح موعود جو مجدد الف ہفتم ہیں۔ آپ کا زمانہ ذی المعارج کی صفات کاملہ کی تجلی کا جلوہ گاہ ہے۔ اور تمام انبیاء کے کمالات نبوت ورسالت کی شان جامعیت کے ساتھ جری اللہ فی حلل الانبیاء جن کے ظہور کے طفیل تمام ارضی وسماوی قوتیں اور عجائبات ایک وسیع دائرہ میں ظہور دکھا رہی ہے۔ اور بہت ممکن ہے کہ دنیا میں یہی سلسلہ ادوار پچاس ہزار سالہ مدت کو پورا کرنے والا ہو۔ اور ابتدائے دنیا سے کئی پچاس ہزار سالہ دوروں سے ایک دور وہ ہو جس کا سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کا آخری دور ہو۔ اور شائد اسی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح دور آخر اور مہدی آخر زمان کے لقب سے ذکر کیا جاتا ہے۔ اور جس طرح مختلف تمام کافروں کے لئے وہ عذاب جو پچاس ہزار سالہ مدت تک ظہور میں آیا۔ اس کا جامع انواع عذاب آج اس زمانہ میں ظاہر ہونے والا ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کا زمانہ اور دور ہے۔ لیکن اگر عالم آخرت کے عذاب کے متعلق سوال ہو جو بعد حساب قیامت وقوع میں آنے والا ہے۔ تو پھر وہ عذاب جیسے کہ اس سے پہلے بالوضاحت عرض کیا جا چکا ہے۔ پچاس ہزار سالہ مدت کا عذاب جہنم کا عذاب ہے۔ جس کی کیفیت کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ وہ شدت تلخی عذاب سے بلحاظ احساس تعلق رکھنے والا ہے۔ یا ایام اور شہور اور سنین معہودہ کے رو سے سالہائے متعارفہ مشہورہ کے رو سے واقعی پچاس ہزار سال دنیوی کی مدت کے برابر ہی ہوگا یا اس کا حساب ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون خدا کے ہزار سالہ دن کے رو سے شہور اور سنین کا حساب ملحوظ رکھا جائے گا۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ لیکن اس بناء پر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنت کی نعماء کی نسبت فرمایا۔ کہ وہ مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر کی مصداق ہونگی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب جنت کی نعماء ایسی ہوں گی جن سے آنکھ کان اور قلب انسانی آشنا نہیں ہوگا۔ تو جہنم کا عذاب جو اس کی ضد ہے۔ وہ بھی ان کی بشری عقول اور ادراکات سے بالا ہی اپنی حقیقت رکھنے والا ہوگا۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا الحمی قطعۃ من النار یعنی تپ کا عارضہ جو انسانوں کو لاحق ہوتا ہے۔ یہ نار جہنم کا ہی ایک ٹکڑا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عذاب جہنم نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ کے معنوں میں قلبی حرقت اور روحانی٭

٭ سے تعلق رکھنے والی ہوگی جس کے انواع واقسام کی کیفیات کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

شکریہ

میاں فضل دین لوہار جہلوم سکنہ فتح پور ضلع گجرات پر ایک جھوٹا مقدمہ زیر دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند میانوال میں ایک شخص نے دائر کر دیا۔ جس کی تاریخ پیشی ۷ مارچ مقرر ہوئی بعد تعمیل وارنٹ خاکسار میاں فضل دین کے ہمراہ میانوال پہونچا۔ عدالت پنچ میانوال میں اصل واقعات پہونچ گئے۔ جناب لوہگارام صاحب مجسٹریٹ و میاں مردان علی صاحب مجسٹریٹ نے ۱۶ مارچ کو مقدمہ کو جھوٹا پاکر ملزم کو بری کر دیا ہم لوگ تہ دل سے ہر دو مجسٹریٹ صاحبان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ خاکسار محمد عالم [illegible] فتح پور ضلع گجرات

سب اسسٹنٹ سرجن کی فوری ضرورت

سب اسسٹنٹ سرجن کی ایک آسامی خالی ہوئی ہے جو کہ بہت جلد پُر ہو جائے گی۔ خواہشمند احباب درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس ۳۱ مارچ ۱۹۴۰ء تک نظارت ہذا میں ارسال فرما دیں۔

ناظر امور خارجہ

دہلی میں جلسہ پیشوایان و مصلحین مذاہب

مختلف مذاہب کے معززین کی دلچسپ تقریریں

دہلی میں جلسہ پیشوایان و مصلحین مذاہب ۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء کو بمقام کوئین گارڈن بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جلسہ کے صدر الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر تھے۔ کارروائی جلسہ تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی سب سے پہلے پنڈت سدانند اجی بردا بی۔ اے نے مہاتما گوتم بدھ کی پاکیزہ زندگی پر انگریزی میں لکھی ہوئی تقریر پڑھ کر سنائی۔ صدر جلسہ نے تقریر کا ترجمہ اختصار کے ساتھ اردو میں سنایا جس میں مہاتما بدھ کی شاہانہ پیدائش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان واقعات کا ذکر کیا گیا تھا جو بالآخر ان کی زندگی میں ایک عظیم الشان تغیر اور انقلاب پیدا کرنے کا باعث ہوئے۔ دوسری تقریر پنڈت منشیرانند جی شاستری مہو اپدیشک سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سری کرشن جی مہاراج کی زندگی پر تھی۔ آپ نے سری کرشن جی کی مقدس زندگی کے بعض واقعات کا ذکر فرماتے ہوئے تعلیم کے اس حصہ کو واضح فرمایا جو اسلام اور ہندو دھرم میں مشترک طور پر پائی جاتی ہے۔ آپ کے بعد جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے سرور کائنات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ان عظیم الشان قربانیوں کا ذکر فرمایا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی نوع انسان کی خاطر کیں اس کے بعد نہایت مؤثر طریق پر اسلامی تعلیم کے اس حصہ کو پیش کیا۔ جس کی طرف آج دنیا خود بخود توجہ کر رہی ہے۔ بعد ازاں مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل نے سری کرشن جی مہاراج کی سیرت میں سے چند واقعات کا نہایت مؤثر الفاظ میں ذکر کیا۔ جس کا ہندو سامعین پر خصوصیت کے ساتھ نہایت اچھا اثر ہوا۔ چونکہ حسب پروگرام بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی پر تقریر کرنے کے لئے سردار صاحب سردار سندر سنگھ دھوپیا آنریری مجسٹریٹ ایک ضروری کام کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے نیز کرسچین لیگ کے نمائندہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر تقریر کرنے کے لئے نہ آسکے۔ اس لئے صاحب صدر نے ان دونوں بزرگوں کی پاکیزہ زندگی کے بعض واقعات کا اپنی آخری تقریر میں ذکر فرما دیا۔ مولوی محمد یار صاحب عارف مولوی فاضل نے اپنی دلکش تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں کا ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ کس طرح اس زمانہ میں جب کہ ظلمت اور گمراہی پھیلتی جا رہی تھی آپ نے خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام پاکر بنی نوع انسان کو ایک سچے اور زندہ خدا کی عبادت کی طرف متوجہ فرمایا۔ نیز دنیا میں قیام امن اور مختلف مذاہب کے پیرووں کے دلوں میں ایک دوسرے کے متعلق رواداری اور محبت پیدا کرنے اور پیشوایان مذاہب کے لئے جذبۂ منافرت دور کر کے دلوں میں ان کی سچی تعظیم قائم کرنے کے لئے جو عظیم الشان جدوجہد کی اسے ہر مذہب و ملت کے بہی خواہ نے بنظر استحسان دیکھا آپ کے بعد صدر جلسہ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس زندگی پر تقریر فرمائی اور ان کی زندگی میں سے بعض اہم واقعات کا جو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعات سے مماثلت رکھتے ہیں تذکرہ کیا۔

جلسہ کی کارروائی ۱۱ بجے شب کے قریب ختم ہوئی۔ سامعین میں ہر مذہب و ملت کے لوگ موجود تھے۔ جلسہ گاہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ یہ اپنی شان کا پہلا جلسہ تھا جس سے ہر شخص جو وہاں موجود تھا متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور کئی غیر مسلموں نے اعتراف کیا کہ فی الحقیقت سچی رواداری پیدا کرنے کے لئے اس سے بہتر تدبیر اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

خاکسار عبدالحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ نئی دہلی

موصی صاحبان کیلئے نہایت ضروری اعلان

معلوم ہوا ہے۔ کہ بہت سے موصی جن کی طرف چندہ بصورت حصہ آمد واجب ہے ادائیگی چندہ میں سستی کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے ذمہ بہت سا بقایا ہو رہا ہے حالانکہ وصیت بغیر کسی جبر و اکراہ کے محض رضاء الٰہی کے حصول کے لئے کی جاتی ہے۔ اور موصی ممتاز حیثیت سے مالی قربانی کا عہد کرتا ہے۔ تعجب ہے۔ کہ ایسے پختہ عہد کے باوجود۔ دوست حصہ آمد کی ادائیگی میں کیوں تساہل اختیار کرتے ہیں خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ انہیں علم ہے۔ کہ قواعد یہ ہیں کہ:۔

(۱) "وصیت کا کوئی بقایا کسی صورت میں معاف نہیں ہو سکتا۔"

(۲) "جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ کے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت ادا نہ کرے گا۔ نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے گا۔ اس کی وصیت مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان کو منسوخ کرنے کا اختیار ہوگا۔ اور جس قدر روپیہ وصیت میں ادا کر چکا ہے۔ اس کے واپس لینے کا موصی حق دار نہ ہوگا۔ سوائے اس شخص کے جو احمدیت سے مرتد ہو جائے۔ اور جو وصیتیں اس وقت تک ہو چکی ہیں ان کے لئے یہ قاعدہ مقرر کیا جاتا ہے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب الادا ہونے سے چھ ماہ تک وصیت کا چندہ ادا نہیں کرتا۔ اس کی وصیت منسوخ کی جائے اور آئندہ جب تک وہ توبہ نہ کرے کسی قسم کا چندہ اس سے وصول نہ کیا جائے۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ اپنی معذوری ثابت کر کے خود اپنی وصیت کی ادائیگی کے لئے انجمن سے مہلت حاصل کر چکا ہو۔"

ان فیصلہ جات کی تعمیل میں بہت سی وصیتیں منسوخ کی جا چکی ہیں۔ اور بعض زیر غور ہیں۔

پس عہدہ داران مقامی اور موصی صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اگر کسی کے ذمہ حصہ آمد کا بقایا ہو۔ وہ یا تو اسے بہت جلد ادا کر کے سبکدوش ہو جائیں۔ یا دفتر ہذا سے مہلت حاصل کر لیں۔ بصورت دیگر ان کی وصیتیں منسوخی کے لئے پیش کر دی جائیں گی۔ اور ایسے دوستوں سے جن کی وصیتیں بقایا ادا نہ کرنے کی وجہ سے منسوخ کی گئی ہوں۔ آئندہ کسی قسم کا چندہ نہ لیا جائیگا۔ (ناظر بیت المال)

درخواست دعا

(۱) خاکسار کا بیٹا محمد ابو اختر مسلم بی۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

خاکسار محمد طیب اللہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بھرت پور ضلع مرشد آباد۔

(۲) میری اہلیہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب کمزوری زیادہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

کریم بخش احمدی نئی دہلی

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہوں گے

مندرجہ ذیل اصحاب کا چندہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۰ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ یہ احباب ۱۰ اپریل ۱۹۴۰ء تک اپنا چندہ ارسال فرمائیں۔ یا وی۔ پی روکنے کے متعلق ۸ اپریل ۱۹۴۰ء سے قبل اطلاع دے دیں۔ بصورت دیگر ۱۰ اپریل ۱۹۴۰ء کو ان کے نام وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں۔ جنہیں وصول کرنے کے لئے احباب کو تیار رہنا چاہیئے۔

(مینجر الفضل)

۸۹- ڈاکٹر محمد منیر صاحب۔
۱۰۷- عبدالعظیم صاحب
۱۳۱- چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۶۱- پیر حاجی احمد صاحب
۲۱۴- منشی عبداللہ صاحب۔
۲۰۳- ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب
۲۱۰- ماسٹر خیر الدین صاحب
۲۱۲- جناب محمد عثمان صاحب
۲۸۶- مولوی غلام علی صاحب
۳۰۲- مولوی کرم داد خانصاحب
۳۶۲- بابو عبدالغفور صاحب۔
۴۰۷- شیخ نصرت اللہ صاحب
۴۰۷- سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب
۴۸۲- ملک عبدالعزیز صاحب
۷۲۹- عبدالحی صاحب
۸۴۴- مولوی سراج الحق صاحب
۹۱۵- بابو ملک رسول بخش صاحب
۱۲۴۸- جناب اللہ رکھا صاحب
۱۳۳۶- ایم محمد رفیع صاحب
۱۳۳۲- حکیم عبدالرحمٰن صاحب
۱۶۲۶- ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب
۱۸۱۷- چوہدری بشارت علی خانصاحب
۱۹۹۲- مولوی محمد حسین صاحب
۲۳۷۶- شیخ عبدالرشید صاحب
۲۵۲۵- خلیل احمد صاحب۔
۲۵۴۶- سید صادق علی صاحب
۲۷۱۸- خان بہادر محمد دلاور خانصاحب
۲۷۴۰- چوہدری عطاء محمد صاحب
۲۹۱۷- محمد حسین صاحب
۲۲۲۴- مولوی مبارک علی صاحب
۳۰۱۴- بابو غلام حسین صاحب
۳۱۴۳- چوہدری نظام دین صاحب

۳۳۱۴- سومبر خانصاحب۔
۴۷۵۹- حافظ عبدالسلام صاحب
۴۷۸۵- ڈاکٹر ایس۔ ایم کمالی صاحب
۴۷۹۱- رسالدار میجر محمد یعقوب صاحب
۵۰۸۴- دوست محمد صاحب۔
۵۰۷۷- بابو اعجاز احمد صاحب
۵۶۸۲- عبدالشکور صاحب۔
۵۸۳۴- ڈاکٹر اعظم علی صاحب
۶۰۴۱- اہلیہ عبدالغفور صاحب
۶۱۲۳- عبدالرشید صاحب۔
۶۱۸۶- ہیڈ جمعدار محمد خانصاحب
۶۲۱۴- عبدالغفور صاحب
۶۲۳۱- بابو محمد عالم صاحب۔
۶۳۹۸- سیٹھ ابراہیم صاحب
۶۴۷۲- اے۔ جی ناصر صاحب
۶۴۸۳- سیٹھ محمد صدیق صاحب۔
۶۶۷۹- چوہدری محمد حسین صاحب
۶۷۳۶- حاجی خدا بخش صاحب
۶۷۶۷- بابو احمد اللہ خانصاحب۔
۶۸۴۰- نذیر احمد صاحب۔
۶۹۰۳- اے۔ ایچ حلیم صاحب
۶۹۳۲- پیر عبدالرحمٰن صاحب
۷۱۸۳- کریم بخش صاحب۔
۷۴۶۱- بابو عبدالغنی صاحب۔
۷۵۶۲- ماسٹر محمد شفیع صاحب
۷۷۲۵- ملک نادر خانصاحب۔
۷۷۴۵- ایم۔ ایم سلیم اکبر صاحب
۷۸۴۰- پیر عبدالعلی صاحب
۷۹۴۲- شیخ حامد علی صاحب۔
۷۹۵۲- احمد حسین سعید صاحب
۸۰۷۵- رشید احمد صاحب
۸۱۵۶- غلام رسول صاحب۔
۸۳۲۹- ایم۔ کے یوسف حسن صاحب

۸۴۱۲- شیخ رحیم بخش صاحب
۸۴۵۹- سید وزارت حسین صاحب
۸۴۷۶- ڈاکٹر فضل کریم صاحب
۸۵۰۹- محمد اکمل صاحب۔
۸۸۷۰- محمد عبداللہ صاحب
۸۹۷۵- انڈیا موٹر سٹور
۹۰۵۹- میاں محمد سلطان صاحب
۹۰۷۷- سید حسام الدین صاحب
۹۲۲۶- حاجی محمد صاحب
۹۲۳۰- سید زمان شاہ صاحب
۹۲۴۷- بابو عطاء اللہ صاحب
۹۳۸۵- غلام قادر صاحب
۹۴۸۲- خواجہ محمد شریف صاحب
۹۵۹۸- سید تاج حسین صاحب
۹۶۰۵- مولوی محمد علی صاحب
۹۷۳۵- شیخ فضل حق صاحب
۹۸۷۴- عبداللہ صاحب۔
۹۸۸۷- چوہدری فضل احمد صاحب
۹۸۹۳- منشی کرم الدین صاحب
۹۹۲۳- مولوی سید محمد ہاشم صاحب
۹۹۴۱- غلام قادر صاحب۔
۱۰۰۹۹- چوہدری سید علی صاحب
۱۰۱۰۷- بخانہ ملک محمد شفیع صاحب
۱۰۱۰۸- سلیم اللہ صاحب۔
۱۰۱۱۴- عبدالحق صاحب
۱۰۱۲۳- محمد افضل صاحب
۱۰۱۲۵- چوہدری عبداللہ خانصاحب
۹۵۳۴- راجہ محمد نواز خانصاحب
۱۰۰۷۵- ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب
۱۰۱۶۲- عبدالکریم صاحب
۱۰۲۵۱- چوہدری رحمت علی صاحب
۱۰۲۸۴- چوہدری سلطان علی صاحب
۱۰۲۷۵- ڈاکٹر الٰہی دین صاحب

۱۰۳۷۰- مولوی صالح محمد صاحب
۱۰۴۶۲- لفٹنٹ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۵۶۰- پیارا لعل صاحب
۱۰۸۰۳- چوہدری محمد یعقوب صاحب
۱۰۸۰۴- سید فیاض حیدر صاحب
۱۰۸۱۸- چوہدری غلام حسین صاحب
۱۰۸۷۶- ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب
۱۰۹۸۰- عبدالحمید صاحب
۱۱۰۰۰- حاجی محمد بخش صاحب
۱۱۲۷۹- شیخ فضل کریم صاحب
۱۱۴۷۴- خان بہادر سعد اللہ خانصاحب
۱۱۵۰۳- محمد ابراہیم صاحب
۱۱۶۱۹- چوہدری محمد طفیل صاحب
۱۱۶۴۱- دلبر حسین صاحب۔
۱۱۶۹۸- جناب محمد بخش صاحب
۱۱۷۸۰- ابو البشیر رحمت اللہ صاحب
۱۱۸۰۶- حکیم محمد ابراہیم صاحب
۱۱۸۶۸- میر امان اللہ صاحب۔
۱۱۹۰۳- ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
۱۲۰۸۰- عزیز حسین صاحب
۱۲۱۲۹- سید بشیر احمد صاحب
۱۲۲۳۳- جمعدار مرزا احمد بیگ صاحب
۱۲۳۰۸- چوہدری اللہ داد خانصاحب
۱۲۳۲۳- محمد عبدالعزیز صاحب
۱۲۳۲۸- احمدیہ دار التبلیغ۔
۱۲۳۶۹- ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۰- صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۳۷۸- ماسٹر فضل الٰہی صاحب
۱۲۳۸۶- میاں عبدالعزیز صاحب
۱۲۵۱۰- میاں محمد منیر صاحب
۱۲۵۵۹- خواجہ نظام الدین صاحب
۱۲۶۰۵- مولا بخش صاحب
۱۲۶۷۲- بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۷۷- استانی حمیدہ بیگم صاحبہ
۱۲۶۸۵- ایم محمد اقبال صاحب۔
۱۲۶۷۸- ایم اے۔ ڈبلیو خانصاحب
۱۲۷۰۶- شیخ عبدالحمید صاحب۔
۱۲۷۵۵- چوہدری عبدالاحد صاحب
۱۲۷۸۱- خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۲۷۹۶- ملک سعید احمد صاحب
۱۲۷۷۷- شیخ محمد حسین صاحب
۱۲۸۰۳- بابو عبدالجلیل صاحب
۱۲۸۲۲- حافظ مبین الحق صاحب

۱۲۸۳۱- میر احسان اللہ صاحب۔
۱۲۸۷۹- محمد الیاس الدین صاحب
۱۲۸۹۴- ظفر حسن صاحب۔
۱۳۰۱۶- قریشی عبدالمجید صاحب۔
۱۳۰۴۳- حافظ طیب اللہ صاحب
۱۳۰۴۲- امین عبدالحی صاحب
۱۳۱۱۳- ملک فتح محمد صاحب۔
۱۳۱۱۷- غلام احمد صاحب۔
۱۳۱۴۹- ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
۱۳۱۷۶- بیگم چوہدری سردار خانصاحب
۱۳۱۸۶- ڈاکٹر عبدالغنی صاحب
۱۳۱۸۸- ممتاز یار الدولہ
۱۳۱۹۵- میاں عبدالحق صاحب
۱۳۱۹۷- مولوی کرم الٰہی صاحب
۱۳۲۰۹- محمد ابراہیم صاحب۔
۱۳۲۲۴- شیخ محمد لطیف صاحب
۱۳۲۲۶- محمد عبداللہ صاحب
۱۳۲۶۰- چوہدری غلام رسول صاحب
۱۳۲۷۶- بدر الدین صاحب
۱۳۲۸۸- عطاء الرحمٰن صاحب
۱۳۳۲۹- محمد عباس صاحب
۱۳۳۴۷- فتح محمد صاحب
۱۳۳۴۳- منشی محمد شاہ صاحب
۱۳۳۴۶- مولوی نظام دین صاحب
۱۳۴۴۶- محمد ثناء اللہ خانصاحب
۱۳۴۵۶- شیخ محمد نذیر صاحب
۱۳۴۶۳- ملک برکت علی صاحب۔
۱۳۴۷۷- ماسٹر خیر الدین صاحب
۱۳۴۸۷- شیر محمد صاحب۔
۱۳۴۹۵- چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۱۳۴۹۷- بابو ضیاء الحق خانصاحب
۱۳۵۰۲- ماسٹر منظور احمد صاحب
۱۳۵۰۳- محمد الدین صاحب
۱۳۵۰۳- محمد حسین صاحب
۱۳۵۰۹- شیخ مولا بخش صاحب
۱۳۵۱۴- عبدالکریم صاحب
۱۳۵۴۳- میاں احسان الٰہی صاحب
۱۳۵۷۸- چوہدری انور حسین صاحب
۱۳۵۸۱- چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۳۵۸۲- میاں غلام سرور صاحب
۱۳۵۸۷- قریشی مختار احمد صاحب
۱۳۶۶۲- غلام حیدر صاحب
۱۳۶۶۴- میاں غلام احمد خانصاحب

۱۳۶۶۵- خواجہ محمد اقبال صاحب
۱۳۶۶۶- چوہدری بشارت احمد صاحب
۱۳۶۶۷- غلام محمد صاحب۔
۱۳۶۷۰- سید احمد رضی اللہ صاحب
۱۳۶۷۷- ملک غلام محمد صاحب
۱۳۶۸۸- جی۔ یو۔ صوفی۔
۱۳۶۹۸- چوہدری فضل الٰہی صاحب
۱۳۶۹۹- قاضی اللہ بخش صاحب
۱۳۷۰۰- محمد سعید صاحب
۱۳۷۰۶- غلام احمد صاحب
۱۳۷۱۱- ایم عبدالغنی صاحب
۱۳۷۲۹- عبدالقادر صاحب
۱۳۷۳۰- عبدالحکیم صاحب
۱۳۷۳۲- چوہدری یوسف علی صاحب
۱۳۷۳۳- نظام الدین صاحب
۱۳۷۳۴- چوہدری خوشی محمد صاحب
۱۳۷۳۹- محمد عبدالعزیز صاحب
۱۳۷۵۰- شیخ فضل کریم صاحب
۱۳۷۶۴- غلام رسول صاحب
۱۳۷۸۳- غلام مولا خادم صاحب
۱۳۸۰۰- منشی عبداللہ صاحب
۱۳۸۱۱- ڈاکٹر عطا محمد صاحب
۱۳۸۱۸- چوہدری عبدالمنان صاحب
۱۳۸۲۲- مولوی بشیر احمد صاحب
۱۳۸۲۸- عظیم الدین صاحب۔
۱۳۸۳۱- شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۳۸۳۴- مستری غلام رسول صاحب
۱۳۸۳۸- نیاز احمد صاحب
۱۳۸۵۱- [illegible] بخش صاحب
۱۳۸۶۱- اہلیہ ثانی قریشی صلاح الدین صاحب۔
۱۳۸۶۲- علیم الدین صاحب
۱۳۸۶۴- ڈاکٹر فضل حق صاحب
۱۳۸۶۷- عبدالحمید صاحب۔
۱۳۸۸۸- چوہدری [illegible] احمد صاحب
۱۳۹۰۴- سید سعید احمد صاحب
۱۳۹۱۳- میاں محمد اسحٰق صاحب
۱۳۹۱۹- شیخ عبدالغنی صاحب
۱۳۹۲۳- چوہدری عزیز اللہ صاحب
۱۳۹۲۷- حوالدار سوہند خانصاحب
۱۳۹۳۴- چوہدری [illegible] احمد صاحب
۱۳۹۴۳- بابو محمد ابراہیم صاحب

ہجری شمسی تقویم پر مولوی محمد علی صاحب کا اعتراض

غیر مبایعین کی ناکام "احمدیہ جنتری" اور مہینوں کے نام

الفضل ۷ - امان ۱۳۱۹ ہجری شمسی میں خاکسار نے مولوی محمد علی صاحب کے اس اعتراض کا مفصل جواب دیا تھا - جو انہوں نے اپنے خطبہ میں تقویم ہجری شمسی پر کیا - مولوی صاحب نے کہا تھا "جب نئی قسم کی خلافت قائم ہوئی تو سنہ بھی نئی قسم کا جاری ہونا چاہیئے"۔ میرے مضمون کو پڑھنے کے بعد بابو غلام رسول صاحب سب پوسٹماسٹر ڈلوال نے لکھا۔

"اخبار الفضل ۵۳ / ۷ امان پڑھ کر مجھے مولوی محمد علی صاحب کی ذہنیت پر بہت افسوس ہوا - کہ انہوں نے تقویم شمسی ہجری کے اجرا پر نکتہ چینی کر کے منکرین خلافت راشدہ سے مماثلت میں ایک اور ثبوت بہم پہنچا دیا - میں کچھ عرصہ پیغامی رہ چکا ہوں - شروع شروع میں چند ٹریکٹ وہاں سے منگوائے تھے - ان میں ایک احمدیہ جنتری مؤلفہ منظور الٰہی صاحب مجھے آئی تھی - اس میں کلنڈر احمدیہ بھی شائع ہوا تھا - مہینوں کے نام بھی انہوں نے تجویز کئے تھے - چونکہ جاری کرنے والے کی روحانیت کا اثر بھی ہوتا ہے - اس لئے اسے چنداں قبولیت نہ ہوئی - کیونکہ اس کا اجرا زمانہ فضل عمر میں ہی مقدر تھا - جو خدا تعالے کے فضل و کرم سے پورا ہوا - اور ضرور مقبول ہوگا - اگر جواب میں الزامی طور پر اس جنتری کا حوالہ دیا جائے تو شاید ان کی سمجھ میں آسکے"

اس خط کے آنے پر میں نے مرکزی لائبریری میں غیر مبایعین کی شائع کردہ احمدیہ جنتری ۱۹۲۱ء دیکھی تو معلوم ہوا - فی الواقع عیسوی سنہ کے ساتھ ساتھ "سن احمدی" بھی درج کیا گیا ہے - اور آخر پر لکھا ہے -

"اس جنتری میں سن احمدی بھی درج کیا گیا ہے - جس کا آغاز یکم دسمبر ۱۸۸۸ء سے یعنی اس تاریخ سے کہ جب الہام الٰہی کے ماتحت حضرت مسیح موعودؑ نے بیعت سلسلہ لینے کا اشتہار شائع فرمایا کیا گیا ہے - اس سن کا حساب شمسی رکھا گیا ہے - اس سن کے اجراء کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کی بعثت سے ایک تغیر عظیم مذہبی دنیا میں عموماً اور اسلام میں خصوصاً پیدا ہوگیا ہے - اور آپ کے وجود سے ہی اسلام کا شاندار مستقبل وابستہ ہے - اس لئے اس انقلاب عظیم اور اسلام کی آئندہ ترقی کی بناء کی یادگار قائم کرنا از بس ضروری ہے"۔ صفحہ ۳

غیر مبایعین نے اس سن احمدی کے مہینوں کے نام حسب ذیل تجویز کئے تھے۔

مارچ ۱ (جنوری) سلام ۲ (فروری) عجل ۳ (مارچ) مبارک ۴ (اپریل) الرحیل ۵ (مئی) فوق ۶ (جون) برکات ۷ (جولائی) تحنت ۸ (اگست) خیر ۹ (ستمبر) بشارت ۱۰ (اکتوبر) قبول ۱۱ (نومبر) فلک ۱۲ (دسمبر)

مگر غیر مبایعین کی یہ تجویز ان کے اپنے ہاں بھی کامیاب نہ ہوسکی - کیونکہ درحقیقت سن احمدی کا اجراء ان لوگوں کے ہاتھوں ناممکن ہے - جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کو کم کر کے غیروں میں قبولیت حاصل کرنا چاہتے ہوں - ہمیں سن احمدی کی تجویز یا مہینوں کے ناموں پر اعتراض نہیں - جب اللہ تعالے کو منظور ہوگا - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی جانشینوں کے ذریعہ اس سن کا بھی اجراء ہوجائے گا - اس وقت بتانا صرف یہ ہے - کہ غیر مبایعین اگر سن شمسی احمدی جاری کریں - تو مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک محل استہزاء و اعتراض نہ ہوں - لیکن اگر جماعت احمدیہ کا خلیفہ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حالات و ضرورت کے ماتحت منشاء قرآنی کے عین مطابق ہجری قمری کے ساتھ ساتھ ہجری شمسی کا بھی اجراء فرمائے - تو مولوی محمد علی صاحب کو برا معلوم ہو اور وہ اس پر زبان اعتراض دراز کریں - کیا اس سے ظاہر نہیں - کہ مولوی محمد علی صاحب عداوت سیدنا حضرت محمود میں عدل و انصاف کی حدود سے تجاوز کرچکے ہیں - خاکسار ابو العطاء جالندھری

وصیتیں

نمبر ۵۵۷۴ منکہ محمد اسحاق ولد چوہدری عزیز دین قوم راجپوت کچھی پنشنر عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۰۷ء ساکن بدوملی حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - (۱) اس وقت میری جائیداد منقولہ میری پنشن مبلغ یک صد روپیہ ماہوار ہے - جس پر میرا اور میرے اہل و عیال کا گزارہ ہے - لہذا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت مبلغ دس روپے ماہوار بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - اور اقرار کرتا ہوں کہ تا زیست مبلغ دس روپے ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہوں گا - (۲) اس کے علاوہ میری غیر منقولہ جائیداد بصورت مکان و زمین زرعی و بنجر حسب ذیل ہے -

(الف) ایک مکان پختہ واقع بدوملی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ بازاری قیمت ۴۰۰/- روپے (ب) ایک احاطہ مشتمل چار دیواری دو دکانات واقع بدوملی بازاری قیمت مبلغ ۲۰۰/- روپے - (ج) زمین زرعی و بنجر مشترکہ درمیان میرے اور بھائیوں کے ۱/۴ حصہ موازی ۳۰ بیگھہ بازاری نرخ مبلغ پچاس روپے فی بیگھہ کل قیمت ۱۵۰۰/- روپیہ (د) ایک مکان رہائشی واقع محلہ محمد نگر میو روڈ لاہور بازاری قیمت مبلغ ۳۵۰۰/- روپے (ہ) ایک کنال زمین سفید واقع قادیان محلہ دار الرحمت قیمتی مبلغ ۴۰۰/- روپیہ کل جائیداد قیمتی ۶۰۰۰/- روپیہ جس کا دسواں حصہ مبلغ چھ صد روپیہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں - اگر یہ روپیہ میں اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں تو انجمن مذکورہ بالا کو اختیار دیتا ہوں - کہ وہ میری وفات کے بعد میرے ورثاء سے وصول کرے - یا ایک کنال زمین جو قادیان میں موجود ہے - اس پر قبضہ کرے اور باقی روپیہ میرے ورثاء سے وصول کرے جتنی رقم میں اس مد میں اپنی زندگی میں دیتا رہوں گا وہ اس کل رقم یعنی چھ سو سے منہا ہوتی رہیگی العبد محمد اسحاق عفا اللہ عنہ موصی عزیز منزل محمد نگر میو روڈ لاہور - گواہ شد عبد الکریم سکرٹری تبلیغ لاہور گواہ شد محمد سعید احمد پسر موصی گواہ شد بشیر احمد پسر موصی گواہ شد عبد الحمید آڈیٹر ریلوے -

نمبر ۵۵۷۲ منکہ امینہ بیگم زوجہ چوہدری عبد الاحد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک بہلولپور چک ۱۲۷ ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے اس وقت زیورات طلائی کی قیمت (جن کا وزن قریباً ۷½ تولے ہے۔) ۳۰۰/- روپے ہے - اور میرا حق مہر ۷۰۰/- روپے ہے - کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - نیز میں مبلغ چوالیس روپے ماہوار پر بطور ہیڈ معلمہ کام کرتی ہوں - جس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار داخل خزانہ کرتی رہوں گی - میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد علاوہ ازیں ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں وصیت کرتی ہوں - جو رقم حصہ وصیت سے اپنی زندگی میں داخل کروں گی - وہ حصہ وصیت سے منہا کرلیا جائیگا - ۲۵ - تبلیغ ۱۳۱۹ ہش العبدہ امینہ بیگم ہیڈ معلمہ گرل سکول چک ۱۲۷ رکھ برانچ ضلع لائلپور گواہ شد الیاس الدین بہلولپور ۱۲۷ رکھ برانچ ضلع لائلپور گواہ شد عبد الاحد ریسرچ اسسٹنٹ اگریکلچر کالج لائلپور -

نمبر ۵۵۳۵ منکہ محمد عظیم ولد عطر دین صاحب قوم قریشی عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن گجو چک ڈاک خانہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳۹ ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - ایک مکان خام قیمتی ۴۰/- روپے اور ایک راس بھینس قیمتی ۶۰/- روپے کل ۱۰۰/- روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو - تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - آمدنی ساٹھ روپے سالانہ ہے - اپنی آمدنی کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا - العبد نشان انگوٹھا محمد عظیم گواہ شد محمد ظہور الدین احمدی آگرہ گواہ شد افضل احمد قادیان -